65641 ـ كيا زنده اور قدرت ركھنے والے شخص كى جانب سے عمره كرنا جائز ہے ؟

سوال

كيا ميں زنده اور قادر شخص كى جانب سے عمره كر سكتا ہوں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اگر كوئى شخص خود حج يا عمره كرنے پر قادر ہے تو آپ كے ليے اس كى جانب سے عمره يا حج كرنا جائز نہيں.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

حج ميں نيابت كے معاملہ ميں لوگوں كا وسعت اختيار كرنا فى الواقع افسوسناك امر ہے، اور ہو سكتا ہے يہ شرعا بھى صحيح نہ ہو، اس ليے كہ نفلى ميں تو نيابت كرنى جائز ہے، امام احمد رحمہ اللہ تعالى سے اس ميں دو روايتيں ملتى ہيں:

ايك روايت يہ ہے كہ: كسى شخص كے ليے كسى دوسرے كى جانب سے نفلى حج يا عمره كى نيابت كرنى جائز نہيں، چاہے وہ مريض ہو يا تندرست، اور يہ روايت صحت اور قوۃ كے زيادہ لائق ہے، كيونكہ مكلف سے مطلوب يہ ہے كہ عبادت بنفسہ خود سرانجام دے حتى كہ اس كى جانب سے اللہ تعالى كى عبادت اور تذلل و عاجزى حاصل ہو سكے.

آپ كو بنفسہ خود حج كرنے والے اور كسى كو پيسے ديكر حج كروانے والے شخص ميں واضح قرق نظر آتا ہے، دوسرے شخص كو عبادت ميں اپنے دل كى اصلاح اور اللہ تعالى كے ليے تذلل كى فضيلت حاصل نہيں ہوتى، گويا كہ اس نے ايك تجارتى معاہدہ كيا ہے، اور اس ميں اس نے ايسے شخص كو وكيل بنايا ہو جو اس كى جانب سے خريدوفرخت كرے.

اور اگر وہ شخص مريض ہو اور وہ نفلى ميں كسى دوسرے كو نائب بنانا چاہے تو يہ كہا جائے گا:

اس نے سنت پر عمل نہيں كيا، بلكہ سنت ميں تو صرف فرضى حج ميں نيابت كا ذكر ہے، اور فرض اور نفل ميں فرق يہ ہے كہ: فرض ايسا معاملہ ہے جو انسان پر لازم ہے، اگر وہ اس كى استطاعت نہ ركھے تو وہ اپنى جانب سے حج اور عمره كرنے كے ليے كسى كو وكيل بنا دے.

لیکن نفل واجب نہیں، تو اسے کہا جائیگا: جب تم مریض اور بیمار ہو اور فرضی حج کر چکے ہو تو اس پر اللہ تعالی کا شکر کرو، اور جس مال کے ساتھ کسی دوسرے کو اپنی جانب سے حج کروانا چاہتے ہو یا عمرہ کروانا چاہتے ہو اسے کسی اور مصرف میں صرف کردو، کسی فقیر اور محتاج شخص جس نے فرضی حج نہیں کیا اس مال کے ساتھ اس کی معاونت کردو تو یہ تمہارے لیے اس سے بہتر اور افضل ہے کہ اسے کہو: یہ رقم لے کر میری طرف سے حج کرلو، چاہے آپ مریض ہیں.

اور رہا فرض تو الحمد للہ لوگ اس میں سستی اور کاہلی نہیں کرتے، آپ کو کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو قدرت رکھنے کے باوجود کسی کو اپنی طرف سے حج کرنے میں کسی دوسرے کو وکیل بنائے، اور سنت میں بھی یہی آیا ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی مندرجہ ذیل حدیث میں ہے:

وہ بیان کرتے ہیں کہ ایك عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حج کرنا اللہ تعالی کی طرف سے بندوں پر فرض ہے، میرا والد بوڑھا ہے اور وہ سواری پر بیٹھ نہیں سکتا تو کیا میں اس کی جانب سے حج کرلوں ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جی ہاں "

خلاصہ یہ ہے کہ:

نفل میں نیابت کی امام احمد رحمہ اللہ تعالی سے دو روایتیں ہیں، ایك تو یہ ہے کہ: نیابت صحیح نہیں.

اور دوسری روایت یہ ہے کہ: قدرت رکھنے اور نہ رکھنے والے شخص کی جانب سے نیابت کرنی صحیح ہے، میرے نزدیك بلاشك اقرب الی الصواب یہ ہے کہ: نفلی حج میں نہ تو کسی عاجز کی جانب سے نیابت ہو سکتی ہے، اور نہ ہی قدرت رکھنے والے کی جانب سے.

لیکن فرضی میں اس عاجز شخص کی جانب سے نیابت ہو گی جس کی عاجزی ختم ہونے کی امید نہ ہو، اور سنت بھی اس کا ذکر کرتی ہے" انتہی

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین (21 / 140).

اور مستقل کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

" مکلف اور استطاعت رکھنے والے مسلمان شخص پر واجب ہے کہ وہ حج فوری طور پر ادا کرے، اور اس حالت میں اس کی جانب سے نیابت کرنی جائز نہیں، اور جب وہ خود حج کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو اس کی جانب سے کسی دوسرے کا حج کفائت نہیں کرے گا" انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11 / 68).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام نے زندہ اور عاجز شخص کی جانب سے حج اور عمرہ کرنا جائز قرار دیا ہے، چاہے یہ نفلی ہی ہو.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

" جب آپ اپنی طرف سے عمرہ کر چکے ہوں تو آپ کے لیے اپنی والدہ اور والد کی جانب سے عمرہ کرنا جائز ہے، جب وہ بڑھاپے یا لا علاج مرض کی بنا پر عاجز ہوں " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللہ اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11 / 81).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی نے بھی یہی اختیار کیا ہے، ان سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

میں اپنی والدہ کی طرف سے حج کرنا چاہتا ہوں، کیا ان سے اجازت لینا ضروری ہے، یہ علم میں رہے کہ وہ فرضی حج کر چکی ہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" اگر آپ کی والدہ بڑھاپہ یا لاعلاج مریض جس سے شفا ممکن ہو کی بنا پر حج کرنے سے عاجز ہیں تو ان کی جانب سے حج کرنے میں کوئی حرج نہیں چاہے بغیر اجازت ہی کیا جائے، کیونکہ حدیث میں ثابت ہے کہ:

جب ایك شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرتے ہوئے کہا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرا والد بوڑھا ہے وہ حج اور عمرہ نہیں کر سکتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اپنے والد کی جانب سے حج اور عمرہ کرو"

اور ایك عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرتے ہوئے کہا:

" اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرا والد بوڑھا ہے حج اور سفر نہیں کر سکتا تو کیا میں اس کی جانب سے حج کر لوں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اپنے والد کی جانب سے حج کرو "

اور اسی طرح مندرجہ بالا دو اور دوسری صحیح احادیث کی بنا پر میت کی جانب سے بھی حج کیا جا سکتا ہے.

دیکھیں: فتاوی ابن باز (16 / 414).

حاصل یہ ہوا کہ:

قدرت رکھنے والے زندہ شخص کی جانب سے حج اور عمرہ کرنا جائز نہیں ہے، لیکن عاجز شخص کے بارہ میں یہ ہے کہ اگر اس کی جانب سے فرضی حج کیا جا سکتا ہے، لیکن نفلی حج کرنے کے متعلق علماء کرام کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے.

واللہ اعلم .